# تہتر میں ایک کون

محققِ مسائلِ جدیدہ

مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی

شائع کردہ

مکتبہ طیبہ

۱۲۶- کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تہتر میں ایک کون؟

خطاب:

محقق مسائل جدیدہ مفتی محمد نظام الدین رضوی

صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

ترتیب:

توفیق احسنؔ برکاتی، ممبئی

09819433765

ناشر:

مکتبہ طیبہ 126 کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳



## پیش لفظ

**نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم. امابعد!**

قریب ایک سال پیشتر راقم نے خامہ فرسائی کی تھی:

وہ علم و فضل و کمالات میں یگانہ ہے — خدا کے دین کی خدمت ہی اک نشانہ ہے
اساتذہ سے کیا اکتسابِ علم و ہنر — وہ اپنی ذات میں اک بے بہا خزانہ ہے
مقام اس کا فقاہت میں ہے بلند تریں — وقار اس کا حقیقت میں عالمانہ ہے

استاذ گرامی حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے اس ہمہ جہت ذات کا سراپا کاڑھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

’’آپ (مفتی نظام الدین رضوی) کا نام سنتے ہی ایک ایسے جلیل القدر عالم ربانی کا سراپا ذہن کے پردہ پر اُبھرتا ہے، جو مذہبی علوم و فنون خصوصاً فقہ و اصول فقہ میں مہارت و کمال کی وجہ سے جدید پیچیدہ شرعی و فقہی مسائل کے حل کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، جو میدان تحقیق و تدقیق میں امتیازی شان اور علاحدہ شناخت کے حامل ہیں، بیماری کے باجود برابر تدریس و افتا، تصنیف و تالیف اور دعوت و ارشاد کے کاموں میں مصروف اور الجھے ہوئے ملی و جماعتی مسائل کی عقدہ کشائی کے لیے فکر مند نظر آتے ہیں، آپ حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کے فرمان ’’زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام‘‘ کی عملی تصور ہیں۔‘‘

استاذی الکریم، سراج الفقہاء، محقق مسائل جدید علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی مصباحی دام ظلہ النورانی (ولادت: ۲؍مارچ ۱۹۵۷ء/۱۳۷۷ھ بروز جمعرات) کی شخصیت و خدمات کا ایک جہان قائل ہے۔ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد سے تا حال اسی یونیورسٹی میں درس و تدریس، فتویٰ نویسی اور تصنیف و تالیف کا گراں قدر فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد شفیع اعظمی، مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہما الرحمہ، علامہ عبداللہ خاں عزیزی، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی جیسی عظیم و جلیل بلند پایہ شخصیات شامل ہیں، آپ صرف دو (حضور شارح بخاری و مفتی اعظم ہند) واسطوں سے فقہ

واقفا میں فیضان امام احمد رضا سے بہرہ ور اور مستفیض ہیں، آپ کے قلم زرنگار سے اب تک تقریباً سوا سو سے زائد مقالات ومضامین معرض وجود میں آچکے ہیں، آپ کی کل تصانیف کی تعداد تیس سے متجاوز ہے، جن میں مطبوعہ تصانیف وتحقیقات اکیس ہیں، ملک ہندوستان میں منعقدہ ۴۴ سے زائد دینی ومذہبی علمی وفقہی اور عصری سیمینار میں شرکت کر چکے ہیں اور مقالات بھی پیش کیے ہیں، آپ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں صدر شعبۂ افتا اور ناظم مجلس شرعی کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔
(بارک اللہ تعالیٰ فی عمرہ وعلمہ وعملہ و فضلہ) آمین!

۱۸؍جنوری ۲۰۱۰ء/۱۲؍صفر المظفر ۱۴۳۱ھ بروز منگل تحریک سنی دعوت اسلامی کے زیر اہتمام باندرہ، ممبئی میں منعقدہ جلسۂ دعوت وارشاد بنام ''تہتر میں ایک کون؟'' میں مفتی صاحب قبلہ نے مذکورہ عنوان کے تحت قریب سوا گھنٹے کا انتہائی عالمانہ ومحققانہ خطاب فرمایا تھا، اس پروگرام میں میں شریک تو نہ ہو سکا، البتہ حضرت کی تقریر موبائل کے ذریعہ سننے کا اتفاق ہوا، کافی پسند آئی اور رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں پوری تقریر انہیں کے الفاظ میں بلا کم وکاست صفحۂ قرطاس ابیض پر اُتار دی، اور قارئین اہل سنت کے افادہ کے لیے وہ پوری تقریر امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر نوری رضوی کے مشورے پر ایک کتابچہ کی شکل میں پیش کی جا رہی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اُمت محمدیہ کے تہتر فرقوں میں ہم اہل سنت وجماعت ہی اہلِ حق واصحابِ بہشت ہیں اور برصغیر ہندو پاک میں ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں مسلک حق کا سچا پیرو کار رکھے، اور استقامت علی الایمان کے ساتھ فروغ سنیت کا سچا جذبۂ دینی عطا فرمائے۔آمین!

طالب دعا:
توفیق احسن برکاتی
۱۲؍شوال المکرم ۱۴۳۱ھ شب پنج شنبہ



# تہتر میں ایک کون؟

حضرات علمائے کرام، منبر اقدس پہ جلوہ فرما صدر اجلاس، اور جملہ حاضرین، اہل سنت وجماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ، اما بعد! عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صلی اللہ علیہ وسلم - : إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا : وَمَنْ هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.
رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.[1] صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنی گفتگو کا آغاز کریں، آیئے سب سے پہلے حضور سید عالم، تاجدار بنی آدم وآدم، نبی امی فداہ ابی واُمی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں بلند آواز سے درود پاک کا ہدیہ پیش کریں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم صلاۃ وسلاماً علیک یا حبیبی یارسول اللہ!

تہتر میں ایک کون؟ اس کا جواب خود اسی حدیث پاک میں موجود ہے، جس حدیث کو سامنے رکھ کر یہ سوال پیدا ہوا ہے، فرقے تو بہت ہیں لیکن زیادہ تر فرقے ایسے ہیں کہ جن پر آج کل کے مشہور فرقوں کا بھی اتفاق ہے، کہ وہ فرقۂ ناجیہ نہیں ہیں، بلکہ وہ فرقۂ ناریہ ہیں، تو جن کے ناری وجہنمی ہونے پر سب کا اتفاق ہے میں ان کا فی الحال یہاں پر کوئی ذکر نہیں کرتا، لیکن تین، چار جو مشہور فرقے ہیں ہم ان کا نام لیں گے، اس لیے نہیں کہ ہم ان کی

(۱) مشکوٰۃ شریف، ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

دل آزاری چاہتے ہیں، اور اس لیے بھی اس لیے نہیں کہ ان کا رد کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس لیے کہ سوال کا جواب دینے کے لیے ان فرقوں کا نام لینا بہر حال ضروری ہے، اور اس لیے بھی کہ اگر ان فرقوں کے لوگ بھی دور و نزدیک کہیں سے سن رہے ہوں تو ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں کی روشنی میں ان کو بھی سمجھانا چاہتے ہیں، جب تک زندگی ہے اور دم میں دم ہے ہم کوشش کریں گے کہ ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی احادیث نبویہ سنا سنا کر سنت نبویہ کے قریب لائیں اور صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کریں، نہ کسی کی دل آزاری کریں گے، نہ یہاں کسی پر کوئی لعنت ملامت ہوگی، کیوں کہ ہم ایک مبلغ کی حیثیت سے آپ کے سامنے آئے ہیں، ہمارا کام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام سب تک پہونچا دینا، ارشادِ رسول ہے: بَلِّغُوا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ ہم کوشش کریں گے کہ آسان لفظوں میں بہت ہی آسان آسان باتیں پیش کریں تاکہ ہر شخص ان کو سمجھ سکے اور کل قیامت کے دن یہ کوئی عذر نہ کرسکے کہ مبلغین نے ہم تک اللہ و رسول کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اس لیے بھٹک گئے۔

اچھا، آپ لوگ ہم سے صرف سوال کریں گے یا کچھ ہمارے بھی سوال کا جواب دیں گے؟ اب تک ہر مجمع میں تو یہی ہوتا رہا ہے کہ آپ لوگ سوال کرتے تھے، میں جواب دیتا تھا، لیکن ضرورت ہوگی تو آج میں بھی آپ لوگوں سے کچھ سوال کروں گا۔

مشہور مشہور فرقے کون ہیں؟ پہلا فرقہ جو اس وقت مشہور ہے، وہ وہابی فرقہ ہے، ہم ان کو وہابی کہتے ہیں مگر وہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث اور غیر مقلد کہتے ہیں، اہل حدیث، حدیث دانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں، بلکہ ایک فرقہ کی حیثیت سے قادیانی بہت مشہور فرقہ ہے، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نیا نبی آسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے غلام احمد کو قادیان میں اپنا نبی بنا کر بھیجا، وہ لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اور ہم ان کو قادیانی کہتے ہیں، ایک فرقہ چکڑالویوں کا ہے، یعنی منکرین حدیث کا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے قرآن، اللہ کی



کتاب کافی ہے، حدیث کی کیا ضرورت؟ حدیث رسول ہمارے لیے حجت نہیں ہے، ہم ان کا نام رکھتے ہیں منکرین حدیث، کیوں کہ یہ حدیث رسول کے حجت ہونے کے قائل نہیں ہیں، حدیث رسول کو یہ لوگ نہیں مانتے، مگر وہ لوگ اپنا نام رکھتے ہیں اہل قرآن، ایک اور فرقہ ہے دیوبندی، یہ لوگ بھی اپنی نسبت اسی طور پہ کرتے ہیں، ہم بھی ان کو دیوبندی کہتے ہیں اور وہ بھی اپنے آپ کو دیوبندی سمجھتے اور کہتے ہیں، اور کبھی کبھی لوگوں کو بہکانے کے لیے جہاں جیسا موقع دیکھا اس کے لحاظ سے وہ اپنا کچھ اور بھی بتادیتے ہیں، کہیں اپنے کو قاسمی کہہ دیتے ہیں، کہیں اشرفی کہہ دیتے ہیں، کہیں رشیدی اور امدادی بھی کہہ دیتے ہیں، یہ الگ الگ ان کے نام ہیں، لباس ہیں اور اصل میں وہ دیوبندی ہیں، دیوبندی اس لیے کہا جاتا ہے کہ دیوبند کے کچھ علما ہیں جن کے باطل عقائد کو وہ لوگ مانتے ہیں اس لحاظ سے وہ دیوبندی ہیں تو اس طریقے سے یہ چند مشہور فرقے ہوئے، وہابی یا اہلِ حدیث اور قادیانی یا احمدی، چکڑالوی یا منکرین حدیث یا اہل قرآن، اور دیوبندی فرقہ، فرقے کی حیثیت سے یہ چاروں فرقے بہت مشہور ہیں، ایک فرقہ اور ہے جو فرقہ کی ہی حیثیت سے مشہور ہے وہ ہے اہل سنت وجماعت، وہ کون ہیں؟ وہ ہم اور آپ ہیں۔ **الحمد للہ!**

یہ ایک مختصر سی تمہید ہوئی، اس تمہید کو ذہن میں رکھ کر اب سب سے پہلے آپ اس حدیث پاک کا ترجمہ سنیئے، جس کی روشنی میں یہ سوال (تہتر میں ایک کون؟) اٹھایا جاتا ہے۔

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بنو اسرائیل بہتر مذاہب میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے، بٹ گئے، اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، **کلھم فی النار**. سارے فرقے جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ، تو اسی موقع پر صحابۂ کرام نے عرض کیا تھا، **من ھی یارسول اللہ**؟ یارسول اللہ! یہ تہتر میں ایک کون ہیں؟ تو ذرا آیئے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیارا پیارا جواب سنیئے، فرماتے ہیں: **ما انا علیہ واصحابی**، جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس مذہب

پر ہیں وہ کون سا مذہب ہے؟ مذہب سنت ہے، حضور کی سنت ہی حضور کا مذہب ہے، اور صحابہ کا کیا مذہب ہے؟ جو حضور کی سنت ہے وہی صحابہ کا بھی مذہب ہے۔"**ما انا علیہ و اصحابی**"۔جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں، حضور بھی اپنی سنت پر ہیں اور صحابہ بھی حضور کی سنت پر ہیں، اس لیے"**ما انا علیہ و اصحابی**"کا مطلب کیا ہوا؟ اہل سنت۔ یہ حدیث امام ترمذی نے جامع ترمذی میں روایت کی ہے۔

مسند احمد بن حنبل اور سنن ابوداؤد کی روایت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر فرقے جہنمی ہیں اور ایک فرقہ جنتی ہے، صحابہ نے پوچھا کہ یہ جنتی فرقہ کون ہے؟ تو حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "**ھی الجماعۃ**"، وہ جماعت ہے، تو سنت اور جماعت دونوں کو ملا کر کے اُسی زمانے میں اس فرقے کا نام ہو گیا تھا اہل سنت و جماعت۔کوئی سوچے گا کہ یہ تو آپ نے مطلب نکال لیا "**ماانا علیہ و اصحابی**" سے اور "**ھی الجماعۃ**" سے۔تو میں کہوں گا کہ ہاں! یہ ٹھیک ہے اس حدیث صحیح سے یہ مطلب یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے، اور تائید کے طور پر ہم ایک حدیث شریف اور پیش کرتے ہیں۔

تکملہ بحر الرائق میں ہے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کے قریب جواب دیا، تو پتہ چلا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی حدیث پاک سے اپنا مذہب اہل السنۃ والجماعۃ سمجھا، اور اسی لیے انہوں نے پوچھا، کہ یارسول اللہ! اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ یا سنت و جماعت پر کون ہے؟ تو اسی کے مناسب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب بھی عطا فرمایا۔

بہت مشہور تابعی ہیں امام ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحیح مسلم شریف کتاب الایمان میں ان کی ایک حدیث ہے، جس میں یہ صراحت ہے کہ یہ حدیث دین ہے، تو تم لوگ اس پر نظر کر لو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو، وہ اہل سنت و جماعت سے ہے یا نہیں؟ اگر اہل سنت و جماعت سے ہے تو اس سے دین کا علم حاصل کرو، اور اہل سنت و جماعت سے



نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دو۔[۱] تو یہ نام سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے، حدیث میں اہل السنۃ والجماعۃ کا لفظ آیا ہے، اور صحیح مسلم کی حدیث میں خود اہل السنۃ والجماعۃ کا لفظ موجود ہے، صحیح مسلم شریف، یہ وہ کتاب ہے جس کی حجیت پر وہابی بھی اتفاق رکھتے ہیں، اور ہم بھی اتفاق رکھتے ہیں، تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صحابہ کرام کے جواب میں بتا دیا تھا کہ تہتر میں ایک کون؟ اہل السنۃ والجماعۃ، تو جو سوال ہے اس کا جواب خود حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔

تھوڑی دیر کے لیے یہ غلط فہمی کوئی پیدا کر سکتا ہے، اور کہہ سکتا ہے کہ وہ بھی اہل السنۃ ہے مثال کے طور پر جب دیوبندی گروہ کے لوگوں نے دیکھا کہ یہ تو حدیث شریف سے ثابت ہو جاتا ہے اہل السنۃ والجماعۃ، تو وہ بھی اپنے کچھ علما کو امام اہلِ سنت کہنے لگے۔اس کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہوا تو اس اشتباہ کو دور کرنے کے لیے بھی کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے، وہابیوں نے تو اپنا معاملہ بالکل صاف کر لیا کہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ سے نہیں ہیں کیوں کہ وہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں، قادیانیوں نے بھی اپنا فیصلہ صاف کر لیا کہ وہ قادیانی ہیں یا احمدی ہیں، اہلِ سنت نہیں ہیں چکڑالویوں نے بھی اپنا فیصلہ صاف کر لیا کہ وہ اہل قرآن سے ہیں اہلِ سنت سے نہیں ہیں اور دیوبندیوں نے بھی ایک حد تک اپنا فیصلہ کر لیا ہے کہ دیوبند کی طرف منسوب کر لیا، مگر کبھی کبھی یہ لوگ اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں، اس لیے ضرورت ہوئی سمجھانے کی اور ساتھ ہی ساتھ اس کا شبہہ ہے کہ کل یہ وہابی لوگ کہیں کہ اب ہمارا نام وہابی نہیں رہے گا، اب ہمارا نام اہل حدیث نہیں رہے گا، ہمارا بھی نام اہل سنت و جماعت رہے گا، تب تو پھر پریشانی ہو جائے گی نا، اور قادیانی بھی کہنے لگیں گے کہ ہمارا نام قادیانی یا احمدی نہیں رہے گا، بلکہ اہل سنت و جماعت رہے گا، لیکن ایسا یہ لوگ کہہ نہیں پائیں گے، کیوں کہ اقتدار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو ایسا کرنے نہیں دے گا، تا ہم یہ شبہہ دور کرنا ضروری ہے۔

(۱) صحیح مسلم شریف ج۱ص۱۲، باب بیان ان الاسناد من الدین، داراحیاء التراث العربی۔ بیروت

ضرورت ہے کہ دلائل کی روشنی میں ہم آپ کو سمجھا دیں کہ وہ مذہب کون ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور حضور کے صحابہ ہیں، تو اس کے لیے ہم اپنا بھی عقیدہ بیان کریں گے اور کچھ ان کا بھی عقیدہ ذکر کریں گے اور اس کی روشنی میں پھر غور کیا جائے گا کہ کیا صحابہ کا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عقیدہ تھا یا نہیں؟ آپ کا ایمان جس کے بارے میں شہادت دے کہ یہ عقیدہ صحابہ کا نہیں تھا، یہ عقیدہ حضور کا نہیں تھا تو آپ یقین مانیں کہ وہ بہتر۷۲ لوگوں میں ہے اور جس کے بارے میں آپ کا ایمان شہادت دے کہ یہی عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اور یہی عقیدہ صحابۂ کرام کا ہے تو آپ سمجھ لیں کہ وہی حق پر ہے اور وہی اہل سنت و جماعت ہے، اس کے سوا مجھے کچھ نہیں کہنا ہے کہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم ماننا شرک ہے اور دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم ماننا شرک ہے، تو اب ہم کہتے ہیں کہ اسی حدیث پاک کی روشنی میں کہ بتاؤ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ تہتر فرقے میری اُمت میں ہوں گے، ایک فرقہ جس میں میں اور میرے صحابہ ہیں، جنتی ہے، اور باقی بہتر فرقے جہنمی ہیں، اس وقت یہ بہتر فرقے تھے؟ ہر گز نہیں۔ اس وقت تو صرف ایک فرقہ تھا، **ما انا علیه و اصحابی**، اہل سنت و جماعت۔ باقی فرقے تو بہت بعد میں پیدا ہوئے مگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ظہور کی خبر دے کر بتاؤ! غیب کی خبر دی ہے یا نہیں؟ وہابیوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں؟ اور دیوبندی جماعت سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں ہے؟ قادیانیوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں اور چکڑالویوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ غیب کی خبر ہے اور اور یہ تمام فرقے دنیا میں ظاہر ہو چکے ہیں تو اب کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دے کر کے کس بات کی طرف اشارہ کیا، کیا سمجھایا، جس کے پاس سمجھ ہے وہ اقرار کرلے گا کہ حدیث یہ بتا رہی ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب مانے گا وہ اہل سنت و جماعت سے ہے، وہ حق پر ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیب دانی کا انکار کرے گا، حضور کے لیے علم غیب ماننے کو



شرک کہے گا وہ باطل پر ہے، ناحق پر ہے چاہے اپنا نام کچھ بھی رکھے، حدیث وہ بھی پڑھتے ہیں مگر سمجھتے نہیں، یہی حدیث بتا رہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں، تو بتاؤ، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیب کی خبر دے کر شرک کیا؟ (معاذ اللہ) اچھا صحابۂ کرام نے اس حدیث کو مانا کہ نہیں مانا؟ کیا انھوں نے شرک کیا! اچھا صحابہ کی بات چھوڑیئے صاحب! ان دیوبندیوں سے، ان وہابیوں سے جو آج کل کے لوگ ہیں، ان لوگوں سے پوچھیے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیب کی خبر دے کر شرک کیا؟ (معاذ اللہ) بلکہ وہ لوگ خود ہی غور کریں اپنے دل میں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو غیب کی خبر دی ہے، یہ صحیح دی ہے کہ غلط دی ہے؟ اگر کہو گے کہ غلط ہے تو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غلط کہا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط کہنے والا مسلمان نہیں ہے، وہ باطل پر ہے، اور اگر کہو کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ کہا تو اے وہابی جماعت میں شریک رہنے والے بھولے بھالے عوام اور دیوبندی مذہب میں شامل رہنے والے بھولے بھالے عوام! تمہارے پیشواؤں نے غلط کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے، وہ بھی مانتے ہیں کہ علم غیب ہے، وہ بھی مانتے ہیں کہ ایسا ہوا۔

یہ ہے ہمارا عقیدہ کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب داں نبی ہیں، اور حضور کی غیب دانی کا ثبوت خود یہ حدیث پاک ہے، نیز مسلم شریف کی حدیث ہے:

**عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِی عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ : تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلاَ أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِیُّ - صلى الله عليه وسلم - مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.** (۱)

(۱) صحیح مسلم شریف ج۱،ص۴۴، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ۔ دار احیاء التراث العربی۔ بیروت

ایک صحابی رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کی: **یارسول اللہ! دلنی علی عمل**. مجھے آپ ایک ایسا عمل بتائیے کہ اگر وہ کام میں کروں تو جنت میں چلا جاؤں، یعنی جنت کا حق دار ہو جاؤں، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، روزہ رکھو، اس وقت تک یہی تینوں احکام آئے تھے، تو صحابی اُٹھے اور یہ کہہ کر چلے کہ خدا کی قسم! اپنی طرف سے ان احکام پر میں نہ کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کوئی کمی کروں گا یعنی اللہ کا حکم اور آئے گا تو اور مانوں گا، مگر اپنی طرف سے ان فرائض میں کوئی کمی وبیشی نہیں کروں گا، جب یہ کہہ کر چلے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ ، جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو اس صحابی کو دیکھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کئی ایک غیب دانی کا ثبوت ہے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتا کر اس بات کی خبر دے دی ہے کہ اس صحابی نے جو وعدہ کیا ہے اس کو وہ پورا کریں گے، اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، اس لیے یہ جنت میں جائیں گے، وعدہ پورا کریں گے، بتائے ہوئے احکام پر عمل کریں گے یہ غیب دانی کا پہلا ثبوت ہے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کیوں کہ جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا وہ جنت میں کبھی نہیں جائے گا، دوسری غیب دانی کا ثبوت، اور یہ جنت میں جائیں گے، تیسرے غیب کا ثبوت ہوگیا، ان مختصر جملوں میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہیں، تین تین غیبوں کی خبر دی ہے، یہ شرک ہے؟ سارے صحابہ نے مان لیا، سرکار نے خبر دے کر بتا دیا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ میں غیب داں ہوں، میری سنت یہ ہے کہ میں غیب داں ہوں اور صحابہ نے اس کو مان کر یہ تسلیم کرلیا کہ ہم لوگوں کا بھی مذہب یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں ہیں، اب جو حضور کو غیب داں نہیں مانتا، کہتا ہے کہ حضور کو غیب داں ماننا شرک ہے، جیسے وہابی، دیوبندی، وہ اپنا فیصلہ کریں، وہ تو ماننے والے نہیں ہیں، عوام شاید مان جائیں، لیکن آپ تو سمجھ گئے نا، باطل کیا ہے اور حق کیا ہے؟



کچھ عقیدے سنیے، عقیدوں کی روشنی میں فیصلہ ہوگا کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر؟ اور کون تہتر میں سے ایک ہے اور کون بہتر میں ہے، ایک مرتبہ ایک صاحب کہنے لگے، صاحب! آپ لوگ ہم کو جہنمی کہتے ہیں، وہابی تھا وہ، تو بتائیے، ہم کو جہنم میں آپ بھیجنے والے کون ہیں؟ اور ہم اکیلے جائیں گے کہ آپ بھی جائیں گے؟ میں نے کہا کہ میں کون ہوں جہنم میں بھیجنے والا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہنم پیدا کیا ہے اور تم نے جہنم میں جانے کا کام کیا، اللہ تعالیٰ بھیجے گا، ہاں تم نہ گھبراؤ کہ تم اکیلے جاؤ گے اکیلے تو ہم لوگ ہیں، اکیلے جانے والے تو ہم لوگ ہیں جنت میں، اہل سنت و جماعت، اور تم لوگ ایک، دو نہیں ہو، بہتر ہو۔

لیس تنہا ہیں بیابان اسے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

دو نہیں، بہتر، کچھ عقیدے اپنے سنیے۔ ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں، غیب جانتے ہیں، ایک عقیدہ، ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں، یعنی اپنے روضہ اقدس میں تشریف فرمارہتے ہوئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے حالات کا ایسے مشاہدہ کررہے ہیں اور ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے آپ وہاں حاضر ہوں، موجود ہوں، ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان سے ہے۔ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے حضور، جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنے کے لیے صرف ایک آن کے لیے موت آئی تھی اور پھر آپ ہمیشہ کے لیے زندہ کردیئے گئے۔

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

اس طرح سے اور بھی ہمارے عقیدے ہیں، یہ چند عقیدے آپ یاد رکھیے، اس کے خلاف وہابی فرقے کا عقیدہ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں نبی ماننا شرک ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر ماننا شرک ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوجائے گی تو یہ بھی شرک ہوجائے گا، شرک کی طرف پکڑ لے جائے گا، کھینچ لے جائے گا، ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔ (معاذ اللہ)

یہ وہابی گروہ کا عقیدہ ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دیوبندی فرقے کا عقیدہ بھی سن لیجئے، ان کا بھی عقیدہ ہے کہ حضور کو غیب داں نبی ماننا شرک ہے، حضور کو حاضر وناظر ماننا شرک ہے، اور ان کا ایک ناپاک عقیدہ یہ بھی ہے کہ جیسا علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم غیب ہر جانور، بچے، چوپائے سب کو حاصل ہے۔ (معاذ اللہ) ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آئے تو اس کی وجہ سے آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور حضور کے بعد نیا نبی آسکتا ہے، یہ دیوبندی گروہ کا عقیدہ ہے اور وہابی جماعت کا ایک عقیدہ اور سن لیجئے ''کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (چھوٹے میں چھوٹے سے چھوٹے شامل ہوجائیں گے اور سب سے بڑی مخلوق کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) یہ وہابی جماعت کا عقیدہ ہے، کہ سب اولیا، انبیا، اللہ کے حضور ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں، اور منکرین حدیث کا عقیدہ ہے کہ حدیث حجت نہیں ہے، قادیانیوں کا عقیدہ ہے، جیسے دیوبندیوں کا عقیدہ ویسے ان کا بھی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نیا نبی آسکتا ہے، قادیانیوں میں اور دیوبندی جماعت میں فرق اتنا ہے کہ قادیانیوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کردیا اور دیوبندی مذہب میں ابھی تک کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، یہ الگ بات ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے خواب دیکھا کہ وہ کلمہ پڑھ رہا ہے لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ، یعنی حضور کا کلمہ نہیں، اشرف علی رسول اللہ کا کلمہ پڑھ رہا ہے، جب اس نے اس خواب کا مطلب پوچھا مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب سے تو انہوں نے کہا کہ بات ٹھیک ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے بہت محبت رکھتے ہو، سنت کے پیروکار ہو تو انہوں نے بھی گویا در پردہ اور خاموش زبان میں اس بات کا ذہن دے دیا ہے کہ تم جب پڑھ رہے ہو تو پڑھ



سکتے ہو، نبی ہونے کا دعویٰ تو نہیں کیا مگر ان کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھا اور انہوں نے اس کو باقی بھی رکھا، تو یہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ، اب دوسرے کا کلمہ پڑھنا کفر ہے، اسلام کے خلاف ہے، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہے کہ وہ اللہ کے آگے چمارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے تو وہ مسلمان نہیں رہ جاتا ہے، کافر ہوجاتا ہے، ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آگے ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ بھی اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، مسلمان نہیں رہ جاتا ہے۔ وہ ان کا عقیدہ ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

اب ہم حدیث رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی روشنی میں اور صحابہ کرام کے مذہب کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ حضور کے مذہب پر کون ہے؟ صحابہ کے مسلک پر کون ہے؟ اور کون اس مذہب سے الگ ہوچکا ہے، اب ہمیں اسی کو سمجھنا ہے اور اسی کو سمجھانا ہے۔ مثلاً وہابیوں کا ایک عقیدہ ہے کہ سب اولیا، انبیا، اللہ کے حضور ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں، یہ ان کے مذہب کی سب سے اہم کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں ہے، ان کا دوسرا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

اب ہم بحث کریں گے اور فیصلہ آپ کریں گے، بحث ہماری بالکل آسان لفظوں میں ہے اور سیدھی سادھی بحث ہے کہ یہ جو عقیدہ ہے یہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور نہ صحابۂ کرام کا ہے، یہ عقیدہ دنیا میں کسی کا نہیں ہے، صرف وہابیوں کا ہے، اگر وہابی جماعت اپنے کو یہ سمجھتی ہے کہ وہ فرقۂ ناجیہ سے ہے، بہتر میں نہیں ہے ایک میں ہے۔ تو وہ ایک حدیث پڑھ کر ہم کو بتادے یا ہمارے کسی بھی سنی بھائی کو بتادے، جس سے ان عقیدوں کا ثبوت فراہم ہوتا ہو، یقین مانیے، وہابی جماعت کے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سارے سرغنہ، آج سے لے کر قیامت تک، ایڑی سے لے کر چوٹی تک زور لگاتے رہیں گے۔ تلاش کرتے رہیں

گے، مگر اس کا ثبوت نہ انھیں تو اللہ کی کتاب قرآن سے ملے گا، نہ رسول اللہ کی حدیث اور سنت میں ملے گا، نہ ہی صحابہ کے عقائد اور مذہب میں ملے گا، ارے جو حضور کی گستاخی ہو وہ ملے گا؟

ہم کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم فرض ہے، اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ساری مخلوق سے زیادہ اونچا ہے، عام مخلوق سے بھی اونچا ہے، اولیاء اللہ سے بھی اونچا ہے، سارے صحابہ کرام سے بھی اونچا ہے بلکہ جتنے نبی دنیا میں آئے سب سے اونچا ہے۔ ذرہ ناچیز سے کمتر تو بڑی چیز ہے، چمار سے زیادہ ذلیل ہونا بڑی کمینہ پنی کی بات ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کا رُتبہ دنیا میں عام مخلوق سے اونچا، اولیاء اللہ سے اونچا، صحابہ سے اونچا، سارے نبیوں سے اونچا، سارے رسولوں سے اونچا ہے، چنانچہ ہمارے امام، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے اس عقیدے کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

خلق سے اولیا ، اولیا سے رسل
سب رسولوں سے بالا ہمارا نبی

یہ ہمارا عقیدہ ہے جو ہمارے امام اہل سنت نے بیان کر دیا ہے، مگر کیا ہم امام اہل سنت کی بات اس لیے مانتے ہیں کہ وہ امام اہل سنت ہیں، نہیں، اس لیے مانتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ کتاب اللہ کی روشنی میں کہا ہے، حدیث رسول اللہ کی روشنی میں کہا ہے، ہم چاہیں تو بہت سی آیتیں پڑھیں اور چاہیں تو بہت سی حدیثیں پڑھیں، مگر اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ایک آیت پاک سناتا ہوں: تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ رسولوں کا گروہ یہ



رسولوں کی جماعت، ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ان میں سے کچھ رسول تو وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا، وہ کون رسول ہیں؟ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض رسول تو ایسے ہیں جن کو اللہ نے بدرجہا بلندیاں عطا فرمائی ہیں اور سارے مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ رسول جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے رسولوں پر بلندی عطا فرمائی اور درجوں بلندی عطا فرمائی، وہ ہیں ہمارے آقا و مولا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ ساری مخلوق میں سب سے اونچا اور یہ کہتے ہیں چمار سے زیادہ ذلیل، بتائیے حضور کے مذہب و مسلک پر کون؟ ہم یا وہ، اچھا صحابہ کرام کا مذہب کیا ہے؟ صحابہ کرام کا مذہب وہی تو ہے جو قرآن میں ہے وہی تو ہے جو حدیث میں ہے، تو صحابہ کے مذہب پر کون؟ ہم یا وہ، ہم! ہمیں یہ سمجھانا تھا، آپ نے سمجھ لیا، تو فرقہ ناجیہ کون؟ ہم یا وہ؟ تہتر میں ایک کون؟ ہم یا وہ؟ (پورے مجمع سے آواز بلند ہوئی: ہم۔) سبحان اللہ! آپ نے بہت آسانی کے ساتھ سمجھ لیا، ماشاء اللہ۔ دیکھیے! وہ لوگ سمجھتے ہیں یا نہیں، ان میں جو بھولے بھالے عوام ہیں، تو وہ سمجھ جائیں گے، مان لیں گے، ان شاء اللہ اس کے بعد جب یہاں جلسہ ہوگا تو دیکھے گا یہاں جتنا مجمع ہے اس میں بہت سے دیو بندی، اور وہابی عوام بھی توبہ کر کے آپ کے بھائی بن چکے ہوں گے۔

حدیثیں بھی پڑھ کر سنا سکتے ہیں، لیکن ہم نہیں چاہتے کہ باتیں زیادہ لمبی ہوں، اتنا بھی ہمارے سمجھنے کے لیے کافی ہے، رہ گیا وہابیوں، دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب داں ماننا شرک ہے۔ حاضر و ناظر ماننا شرک ہے، اس پر تو ایک دو حدیثیں سنا دیں اور اس وقت ایک بڑی پیاری حدیث میں سنانا چاہتا ہوں، میں اس حدیث کے کچھ الفاظ بھی آپ کو سناؤں گا کیوں کہ آپ لوگ تو ترجمہ سنتے ہی رہتے ہیں، ذرا حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے جو نکلے ہوئے الفاظ ہیں انہیں سنیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے سینے میں ایمان کا نور اور زیادہ جگمگا اٹھے گا۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ -رضی الله عنه -قَالَ وَکَّلَنِی رَسُولُ اللّٰهِ -صلی الله

عليه وسلم -بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ ، وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - .قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ . قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم - يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -إِنَّهُ سَيَعُودُ . فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم . قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لاَ أَعُودُ ، فَرَحِمْتُهُ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ . فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -، وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ . قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا . قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ( اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ) حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ . فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ ، يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ مَا هِيَ . قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ ( اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلاَ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى



الْخَيْرِ . فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم - أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. قَالَ لاَ. قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ.(۱)

اس حدیث کو کس نے روایت کیا ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے، بخاری شریف میں یہ حدیث شریف ہے، یہ وہی بخاری شریف ہے، جس کو وہابی اور غیر مقلد فرقہ ہمیشہ اپنے سر پر لیے پھرتا ہے، کہتا ہے کہ ہم مانیں گے تو یہی، دوسری کتاب نہیں مانیں گے، اس لیے میں نے سوچا کہ ان کو سمجھانے کے لیے وہی کتاب پیش کروں جس کو وہ اپنی زبان پر ہمیشہ رکھتے ہیں۔اور پھر جب ہم سمجھائیں گے تو اس کے بعد فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ وہ خالی زبان سے ہی کہتے ہیں یا دل سے بھی کہتے ہیں؟

جب بات واضح ہوگی تو آپ کو سمجھ میں آجائے گا کہ وہ بخاری شریف کا نام صرف زبان سے لیتے ہیں، دل ان کا خالی ہے۔

صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رمضان شریف میں جو زکوٰۃ نکلتی ہے یعنی صدقۂ فطر اس کی حفاظت کے لیے مجھ کو مامور فرمایا دیا کہ تم کو اس کی حفاظت اور نگرانی کرنا ہے، ایک شب ایک شخص آیا، رات کا سناٹا تھا، اس نے جلدی سے اپنا تھیلا بھرا جب تک میں نے اسے پکڑ لیا، اور اس سے کہا: لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں لے چلوں گا، وہ ڈر گیا کہ بڑا گڑ بڑ ہو جائے گا اگر وہاں میں پہنچ گیا تو اس نے کہا، دیکھیے صاحب! میرے پاس چھوٹے چھوٹے بال بچے ہیں، ان کا خرچ ہے اور میں بہت ہی محتاج ہوں، آج چھوڑ دیجیے، اب میں نہیں آؤں گا، انہوں نے سوچا کہ اگر اس نے چوری بھی کیا ہے تو اپنا ہی حق، کہ زکوٰۃ تو محتاجوں کا حق ہے، جب یہ اتنا بڑا محتاج ہے تو حق اسی کا ہے، تو چرایا بھی ہے تو اپنا ہی حق، جب وعدہ کر رہا ہے کہ اب نہیں آئیگا تو چھوڑ جانے دو،

(۱) صحیح بخاری شریف ج ۸، ص ۳۶۸، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا فاجازہ الموکل فہو جائز۔

ایک ہی بار کی بات ہے، معاف کر دیا، چھوڑ دیا، وہ چلا گیا، یہ رات کا وقت تھا، سارا مدینہ سو رہا ہے، صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھتے ہی فرمایا: **یا اباھریرۃ ! مافعل اسیرک البارحۃ؟** ابوہریرہ! تیرا رات کا قیدی کیا ہوا؟ وہابیو! سنو! یہ اسی کتاب کی حدیث ہے جس کو تم سر پر اور ہمیشہ منہ میں لیے رہتے ہو، دیکھنا ہے وہ کتاب تمہارے دل میں بھی ہے یا نہیں؟ سرکار فرماتے ہیں: اے ابوہریرہ! تیرا رات کا قیدی کیا ہوا؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے سناٹے میں جو کچھ بھی ہوا تھا اس کو اس طور پر دیکھ رہے تھے جیسے آپ وہاں پہ حاضر و ناظر ہوں، انہوں نے عرض کیا: حضور! اس نے سخت محتاجی اور بے سہارا بچوں کے اخراجات کا عذر کیا، تو مجھے اس پر رحم آ گیا، اس نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ اب دوبارہ نہیں آئے گا، اس لیے میں نے چھوڑ دیا، سبحان اللہ! ذرا غیب داں نبی اپنے حاضر و ناظر نبی کا جواب سنیے، فرماتے ہیں: حضور کے الفاظ ہیں آپ کے منہ سے نکلے ہوئے: اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ، سنو، آگاہ ہو جاؤ، یقیناً تجھ سے جھوٹ بول کر گیا ہے، آج پھر آئے گا، اچھا یہ صبح کی بات ہے، یہ بتائیے! کوئی آدمی آپ سے وعدہ کرے کہ میں صبح آپ کے پاس آؤں گا، ملاقات کروں گا کچھ کام ہے، آٹھ بجے آؤں گا، کیا آٹھ بجے آنے سے پہلے پہلے آپ اس کو کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹا ہے؟ کوئی نہیں کہہ سکتا ہے، کیوں کہ اس کے دل میں جھوٹ ہے یا نہیں، جو وعدہ کیا ہے اس کے خلاف اس کے دل میں چھپا ہے کہ نہیں چھپا ہے۔ نہ ہم جانتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں، نہ وہابی جانتا ہے نہ دیوبندی جانتا ہے، خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، تو کوئی کہے گا کیسے کہ وہ جھوٹا ہے، اچھا! اگر آٹھ بجے نہیں آیا تو آپ کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹا ہے! ہم بھی نہیں کہہ سکتے ہیں، ارے دس بجے نہیں آیا، بارہ بجے نہیں آیا، شام تک نہیں آیا تو ہم جیسے لوگ ہوں گے تو کہہ دیں گے کہ کوئی مجبوری رہی ہوگی شاید، ٹریفک میں پھنس گیا، ٹرین ٹکرا گئی، کچھ بھی ہم کہہ سکتے ہیں، مسلمان ہیں تو ہم کوشش کریں گے کہ جھوٹا نہ کہیں، اور ہمارے عوام بھائی کہیں گے کہ سسرا بہت جھوٹا ہے، لیکن یہ کب کہیں گے جب آٹھ دس گھنٹے گزر جائیں تب، کیوں کہیں گے؟ اس



لیے کہ اس کا جھوٹا ہونا آپ کے سامنے آ گیا، آپ پر ظاہر ہو گیا کہ اس نے جو زبان سے کہا تھا وہ اس کے دل میں نہیں تھا، اس کے دل کی بات آپ کے سامنے آ گئی، لیکن جو بات آگے ہونے والی ہے رات میں، صبح صبح ہی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں: **قد کذبک**، جھوٹ بول کر گیا ہے، یہی نہیں بلکہ یقیناً جھوٹ بول کر گیا ہے، اس کا مطلب کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت اس وعدہ کرنے والے کے دل کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ کو دیکھ رہی ہے، زبان سے تو کہہ رہا ہے کہ نہیں آئے گا لیکن اس کے دل میں چھپا ہوا ہے کہ آئے گا، اور کیا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ نبوت صرف ایک اندازے سے سمجھ رہی ہے؟ نہیں، یقینی طور پر سمجھ رہی ہے اسی لیے تو فرمایا: **قد کذبک**، قد کا معنی کیا ہے؟ یقیناً، تحقیق کہ، یعنی یہ بات تحقیقی ہے کہ وہ آئے گا، کوئی شبہے کی بات نہیں ہے، اس میں یقین ہے کہ وہ آئے گا، تو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر کہ ابوہریرہ! تیرا قیدی کیا ہوا؟ گزرے ہوئے زمانے میں غیب کی خبر دی ہے اور یہ کہہ کر **قد کذبک** وہ یقیناً تجھ سے جھوٹ بول کر گیا ہے، بولنے والے کے دل کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ کی خبر دی ہے اور سرکار نے یہ فرما کہ **سیعود** آج پھر آئے گا، آنے والے زمانے کے غیب کی خبر دے دی ہے، کلام تو جملہ ایک ہے، ایک ہی کلام میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنے غیب کی خبریں دے رہے ہیں؟ گزرے ہوئے زمانے کے غیب کی خبر دے رہے ہیں، آنے والے زمانے کے غیب کی خبر دے رہے ہیں اور دل میں چھپے ہوئے جھوٹ کی خبر دے رہے ہیں، اور اس طور پر دے رہے ہیں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر و ناظر ہوں، تو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر بھی ہیں۔

یہ تو ہم نے سمجھا اس حدیث سے اور صحابہ نے کیا سمجھا؟ تو ان کے ترجمان حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان سنیے، خود انہیں کے اپنے الفاظ ہیں، ان کے منہ سے نکلے ہوئے، وہ فرماتے ہیں: **فعرفت انہ سیعود.** اب تو میں نے جان لیا کہ وہ ضرور آئے گا، کیوں جان لیا؟ صحابہ کا ذرا مذہب و مسلک سنیے: **لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

**وسلم انه سیعود** اس لیے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ وہ آئے گا، یہ بتا کر وہ دو باتیں بتانا چاہتے ہیں ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا غیب کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا، اور دوسری بات یہ کہ جب سرکار نے کہہ دیا ہے کہ وہ آئے گا تو اب ضرور آئے گا کیوں کہ اب اس کا بس نہیں چل سکتا کہ وہ نہ آئے، اس سے اقتدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ثبوت فراہم ہوتا ہے، حضور کے مذہب پر کون؟ ہم یا وہ؟، ہم! (پورے مجمع سے آواز آئی: ہم۔) سبحان اللہ! آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ آج ہم بھی بولیں گے، فرقۂ ناجیہ کون؟ ہم یا وہ؟ ہم، ارے یہ بتایئے کہ تہتر میں ایک کون؟ (پورے مجمع سے آواز بلند ہوئی: ہم۔)

اس رات بھی وہ آگیا اور چوری کی واردات ہوئی پھر پکڑ دھکڑ اور گزشتہ شب کی سب باتیں ہوئیں، صبح کو وہ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دوسرے دن بھی سرکار نے پوچھا: **یَا اَبَا هُرَيْرَةَ ! مَافَعِلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟** ابوہریرہ! رات والا قیدی کیا ہوا؟ مطلب یہ تھا کہ جب تم کو معلوم ہوگیا کہ جھوٹا ہے، بدمعاش ہے، چور ہے، تو آج تو پکڑ کر لانا چاہیے تھا تو عرض کیا حضور! آج بھی اس نے وہی عذر کیا کہ محتاج ہے عیالدار ہے اور آج بھی دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا تو مجھے رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج بھی وہی بات دہرائی، ابوہریرہ سنو! آگاہ ہوجاؤ، وہ یقیناً تجھ سے جھوٹ بول کر گیا ہے، آج پھر آئے گا، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ ضرور آئے گا، کیوں کہ میرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتادیا ہے کہ وہ آئے گا، اس سے بھی وہی تین غیب ثابت ہوگئے، کل کتنے غیب ہوگئے؟ تین پہلے دن کے اور تین آج کے، کل چھ ہوگئے، پھر تیسری رات بھی وہ آگیا، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاک ہی میں تھے آپ نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور فرمایا کہ آج میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدالت عالیہ میں ضرور لے چلوں گا تمھاری یہ تیسری چوری ہے تم کہتے ہو نہیں آؤگے پھر آجاتے ہو، **لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی



بارگاہ میں تجھے ضرور لے چلوں گا، اس نے دیکھا کہ آج کوئی حیلہ، کوئی مکر کام نہیں دے گا تو اس نے کہا: **دَعْنِي اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا.** مجھے چھوڑ دیجیے، میں آپ کو کچھ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو آپ کے لیے نفع بخش ہوں گے، صحابہ کرام علم دین کے بڑے عاشق ہوا کرتے تھے، انہوں نے سوچا کہ یہ محتاج ہے، میں اسے چھوڑ دوں گا، تو میرا کوئی نقصان نہیں ہے اور جو چوری کیا تھا وہ، ہم نے رکھ ہی لیا ہے، اور چھوڑ دوں گا تو مجھ کو دین کا ایک علم مل جائے گا، دین کا ایک علم حاصل کرنے کے لیے وہ بھی تیار ہوگئے۔ اس نے کہا کہ جب آپ سونے کے لیے جائیں تو آیۃ الکرسی شریف پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ ایک محافظ مقرر کردے گا، جو آپ کی بھی حفاظت کرے گا اور آپ کے مال کی بھی حفاظت کرے گا، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب تیسری صبح میں حضرت ابوہریرہ حاضر ہوئے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج بھی دیکھا تو وہی جملہ دہرایا: **یااباهریرة! مافعل أسیرک البارحة ؟** معنی وہی ہے جو ابھی میں نے بتادیا، انہوں نے عرض کیا: حضور! ایسی ایسی بات ہوئی تو آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: **اَمَا اِنَّهُ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ**، سنو! آگاہ ہوجاؤ، بے شک اس نے یہ سچ کہا، آج جو کہا ہے یہ سچ کہا ہے، مگر ہے وہ کذوب بہت بڑا جھوٹا، اچھا کوئی ایک بار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، دو بار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، کسی کو بہت بڑا جھوٹا صادقین کے عرف میں کب کہا جاتا ہے؟ جب جھوٹ بولنا اس کی عادت بن جاتی ہے کہ وہ جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، جب بھی کچھ کہتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، دس بات کہے اور دسوں جھوٹ، تب کہیں گے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کذوب کہہ کر یہ بتادیا کہ اس کا تین ہی جھوٹ میری نگاہ میں نہیں ہے، ارے اس سے پہلے بھی جھوٹ بولتا رہا ہے اور اس کے بعد بھی جھوٹ بولتا رہے گا، **وهو کذوب**، ہے وہ بہت بڑا جھوٹا۔

تو کم سے کم تین غیب دانی یہاں بھی ثابت ہوگئی، تین تین چھ، تین نو، ماشاء اللہ حساب تو آپ حضرات کا بڑا مضبوط ہے، آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا کہ

آئے گا، تو نہیں آیا، ہاں! آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بات پوچھی ابو ہریرہ سے، تَعْلَمُ مَنْ تَخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ؟ ابو ہریرہ! تمہیں معلوم ہے کہ تین رات سے تم کس سے بات کرتے ہو؟ یعنی کس کو پکڑتے ہو، کس سے تمہاری ملاقات ہو رہی ہے، قُلْتُ: لَا، ابو ہریرہ عرض کرتے ہیں: میں نے کہا نہیں، میں تو نہیں پہچانتا، پکڑ رہے ہیں یہ، گرفتار کر رہے ہیں یہ، ڈانٹ رہے ہیں یہ، اور ان کو پتہ ہی نہیں ہے یہ کون ہے؟ پہچان ہی نہیں رہے ہیں، کون ہے، وہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے؟ نہیں تھے، اگر کسی حدیث میں ہو تو وہابی بتائے، کسی حدیث میں نہیں ہے، وہاں تو صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، وہ تھے اور وہاں صدقۂ فطر کا غلہ تھا، غلہ تو بتائے گا نہیں اور ابو ہریرہ سمجھ دار تھے، تو انہوں نے جانا نہیں، پہچانا نہیں، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ذَاكَ شَيْطَانٌ، وہ شیطان خبیث ہے جو تین دن سے تم کو پریشان کر رہا ہے، یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن ص ۱۸۵ کی ہے جو بخاری شریف کے حوالے سے یہاں درج ہے میں نے یہاں اس کا مطلب خیز اور تشریح آمیز ترجمہ کیا ہے تاکہ اس کا مفہوم آپ حضرات پر اچھی طرح واضح ہو جائے اب آپ حضرات غور فرمائیں جس جگہ وہ غلہ رکھا ہوا تھا، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تھے نہیں، مگر اپنی خواب گاہ میں تشریف رکھتے ہوئے تین رات سے جو واقعہ برابر ہو رہا ہے سرکار اسے اس طور پر دیکھ رہے ہیں جیسے آپ وہاں پہ حاضر ہوں اور ناظر ہوں، اور غیب کی خبر بھی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام تین رات سے مسلسل دے رہے ہیں، اور آنے والے چور کو پہچان بھی رہے ہیں کہ آنے والا چور کوئی عام آدمی نہیں ہے، کوئی انسان نہیں ہے بلکہ آنے والا چور شیطان ہے، شیطان لعین ہے۔

نو غیب تو پہلے ہی بیان فرما دیے تھے اس میں ایک اور جوڑ دیجئے، اب کتنے ہو گئے، دس، تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ، یہ ایک حدیث ہے، مگر اس سے دس دس طریقے سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں اور اُمت کے احوال واعمال پر حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ہیں، اسی لیے اجملؔ سلطان پوری نے جو بات کہی، بڑی اچھی کہی۔



میں مانتا ہوں کہ بے شک حضور حاضر ہیں
میں جانتا ہوں کہ بے شک حضور حاضر ہیں

خدا کی دی ہوئی قدرت سے ہر گھڑی اجملؔ
وہ ہر مقام پہ نزدیک و دور حاضر ہیں

یعنی ہیں تو ایک ہی جگہ، مگر آپ کی نگاہ نبوت ہر جگہ پہ حاضر ہے اور دیکھ رہی ہے سب کو۔ یہ صحیح حدیث ہے اور اس حدیث کو جو پڑھے پھر بھی یہ کہے کہ حضور کو غیب داں ماننا شرک اور حضور کو حاضر و ناظر ماننا شرک تو بتائیے کیا وہ حضور کے مذہب پر ہے؟ صحابہ کے مسلک پر ہے؟ نہیں ہے، اور جو کہے حضور حاضر و ناظر ہیں اور جو کہے حضور غیب داں نبی ہیں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر بھی ہے اور صحابہ کے مذہب پر بھی ہے تو ثابت ہو گیا کہ ہمیں لوگ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں، وہابی، دیوبندی وغیرہ فرقِ ناریہ ہیں جہنمی گروہ ہیں، تو تہتر میں ایک کون؟ ہم اور باقی بہتر میں وہ۔

میرا خیال یہ ہے کہ حاضر و ناظر ہونے کے تعلق سے کافی بات آپ کو سمجھا دی ہے، ہمیں بتانا صرف اتنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں، حاضر ہیں، ناظر ہیں اور آپ کو ساری باتیں معلوم ہیں، یہی صحابہ کا مذہب ہے، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے، یہی ہمارا عقیدہ ہے، اس لیے ہم حضور کے مذہب پر ہیں، ہم صحابہ کے مذہب پر ہیں، اس لیے ہم حق پر ہیں اور وہابی دیوبندی وغیرہ جہنمی ہیں، ناحق پر ہیں، باطل پر ہیں، یہ کسی اور کے مذہب پر تو ہو سکتے ہیں مگر صحابہ کے مذہب پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر نہیں ہیں، اور اس میں انھیں ہم سے شکایت کا کوئی حق نہیں کیوں کہ انھوں نے اپنا نام خود ہی کچھ اور رکھ لیا ہے، اہل سنت وجماعت نام ہمارا ہے، ان کا نہیں ہے، وہ اپنا یہ نام پسند ہی نہیں کرتے ہیں۔ اور پسند کر بھی نہیں سکتے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

صحیح مسلم شریف میں ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لَقَدْ رَأَيْتُنِی فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِی عَنْ مَسْرَاىَ فَسَأَلَتْنِی عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا .فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِی أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ إِلاَّ أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ.[۱]

حضرات! ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حطیم کعبہ شریف میں موجود تھا اور قریش مجھ سے سفر معراج کے تعلق سے سوالات کر رہے تھے، انھوں نے مجھ سے بیت المقدس کے تعلق سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوالات کیے جن کے جوابات میری نگاہ میں محفوظ نہ تھے تو مجھے اس کے باعث بڑی تکلیف ہوئی ایسی تکلیف جو کبھی نہ ہوئی تھی۔ (کیوں کہ ان کے غیر ضروری سوالات کے جوابات نہ دیتا تو معجزۂ معراج کا انکار کر دیتے۔)

سرکار علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

فَرَفَعَهُ اللّٰه لِی اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِیْ عَنْ شَیْءٍ أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ.

تو اللہ عزوجل نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور کفار قریش مجھ سے جو کچھ بھی سوال کرتے تھے میں بیت المقدس کو دیکھ دیکھ کر اس کے جوابات دے دیتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فَجَلاَ اللَّهُ لِی بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.[۲]

اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں اس کی نشانیاں دیکھ دیکھ کر کفار قریش کو بتا رہا تھا۔

ایک بات اور کہوں، ہم نے بتایا تھا کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہونی

(۱) صحیح مسلم شریف ص ۹۶، ج ۲۔ باب الاسراء برسول اللہ الی السموات۔
(۲) صحیح مسلم شریف ص ۹۶، ج ۲۔ باب الاسراء برسول اللہ الی السموات۔



چاہئے، ہمارے اسلام سے اس کا تعلق ہے، ایمان سے اس کا تعلق ہے، اس کے برخلاف وہابیوں اور دیوبندیوں کا بھی مذہب سنیے، ان دونوں فرقوں کا مذہب ہے کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آ جائے تو نماز ہو جائے گی، غور سے سنیے بھائی! دونوں فرقوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آ جائے تو نماز ہو جائے گی اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال نماز میں آ جائے تو نماز نہیں ہوگی، بلکہ یہ خیال نمازی کو شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا، نماز میں حضور کا خیال گائے، بیل، گدھے کے خیال سے بدرجہا زیادہ بُرا ہے، یہ عقیدہ ان دونوں فرقوں کے ممدوح اور معتمد مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب صراط مستقیم میں ہے۔ صراط مستقیم میں یہ بات لکھی ہوئی ہے اور اس کی دلیل کیا دی ہے مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے، سنیے وہ لکھتے ہیں کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ نہیں آئے گا اس لیے نماز ہو جائے گی اور نماز میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا اور نماز میں رسول اللہ کی تعظیم یا غیر اللہ کی تعظیم یہ شرک ہے، اس لیے اگر کوئی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لائے تو یہ خیال تعظیم کے ساتھ لائے گا اس وجہ سے یہ شرک کی طرف اس کو کھینچ لے جائے گا، اِس کا حاصل یہ ہوا کہ حضور کا خیال آنے کے بعد نہ نماز رہی، نہ ایمان رہا، کچھ بھی باقی نہ رہا، یہ عقیدہ اصل میں ہے وہابیوں کا اور انہیں کے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں، جن کو ہم دیوبندی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں وہ لوگ بھی انہیں کے ساتھ ہیں۔

اب ہم کو حدیثوں کی روشنی میں یہ جائزہ لینا ہے کہ کیا صحابہ کا یہ مذہب ہے؟ معاذ اللہ، کیا قرآن میں کہیں ہے؟ کیا حدیث میں کہیں ہے؟ تو میں اب بھی وہی بات کہتا ہوں کہ سارے وہابی اور دیوبندی جماعت کے چھوٹے، بڑے، سارے عالم ایڑی سے لے کر چوٹی تک، آج سے لے کر قیامت تک تلاش کرتے رہ جائیں گے، مگر یقین مانیے، نہ کتاب اللہ میں ان کو ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ بخاری شریف میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ مسلم شریف میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ حدیث کی کسی کتاب میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ صحابہ کے

یہاں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، بلکہ پوری اُمت مسلمہ میں ایسا کہیں بھی کوئی عقیدہ نہیں ملے گا، ملے گا تو کہاں؟ صرف وہابی مذہب میں، تو جو کہیں نہ ملے، نہ قرآن میں، نہ حدیث میں نہ صحابہ میں، وہ ہم میں کا ہوگا یا ان میں کا ہوگا؟ وہ الگ ہوگا، وہ بہتر (۷۲) کا تو ہوسکتا ہے، فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے نہیں ہوسکتا۔ اب حدیثیں سنیے۔

ہم آپ کو ایک ایسی حدیث سنائیں جس کو سب مانتے ہیں، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں تشہد پڑھنا بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ نماز میں تشہد پڑھا جائے یعنی التحیات۔ ٹائم لگے گا اگر آپ لوگوں کو کھڑا کروں اور کہوں کہ مجھے التحیات سنائیے۔ اس لیے میں بھی پورا نہیں سناؤں گا، التحیات کے آخر میں جو جملہ ہے اسے میں سناتا ہوں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، تشہد پڑھنا واجب ہے۔ حدیثوں سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کرنا بھی واجب ہوگیا، اب اگر کوئی دل لگا کر نماز پڑھتا ہے تو یقیناً بارگاہِ رسالت میں یہ سلام پیش کرتے وقت اُس کے دل میں حضور کا خیال آئے گا، ہم ان لوگوں کی بات نہیں کرتے ہیں جن کا بدن مسجد میں رہتا ہے اور خیال، دماغ کہیں اور رہتا ہے، ہم اُن لوگوں کی بات کرتے ہیں جو دل لگا کر نماز ادا کرتے ہیں، تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال دل میں آئے گا، تو تعظیم کے ساتھ آئے گا، ہم مسلمانوں کی بات کرتے ہیں، مسلمان کے دل میں خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا، تو مسلمان نماز بھی پڑھ رہا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیج کر کے نبی کا خیال بھی دل میں تعظیم کے ساتھ لا رہا ہے اور ساری دنیا کے مسلمان تشہد پڑھتے ہیں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تعظیم کے ساتھ اس وقت آتا ہے جب وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اب ان وہابیوں اور دیوبندیوں سے پوچھیے کہ تم لوگ بخاری اور مسلم شریف کی اس حدیث کے مطابق التحیات پڑھتے ہو کہ نہیں؟ اور پڑھتے ہو تو اپنے نبی پر سلام بھیجتے ہو کہ نہیں؟ اور بھیجتے ہو تو خیال



آتا ہے کہ نہیں؟ خیال آتا ہے تو تعظیم کے ساتھ کہ توہین کے ساتھ؟ اگر کہیں توہین کے ساتھ (معاذ اللہ) تو گئے، ساری دنیا کے مسلمان شہادت دیں گے کہ گئے۔ کہاں گئے؟ جہنم میں، کہاں گئے، اسلام سے، اور اگر کہیں تعظیم کے ساتھ تو ان کے امام کہتے ہیں کہ میرے یہاں تمہاری گنجائش نہیں ہے۔ تو وہابی جماعت اور دیوبندی جماعت کے بھولے بھالے عوام! سنو، تمہارا امام ہی تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا اگر تم نے حدیث پر عمل کرلیا، یہ لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہم اہل حدیث ہیں، مگر حدیث پر ذرہ برابر بھی ان کا عمل نہیں پایا جاتا، عمل ہے تو التحیات پڑھتے وقت حضور پر ادب و تعظیم کے ساتھ سلام بھیجیں۔ اچھا، یہاں ایک چیز اور سمجھ میں آئی، سلام کس کو کیا جاتا ہے، مردوں کو؟ کیوں؟ سمجھ میں آئی بات؟ یہاں وہ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں! بھائی! مردوں کو بھی سلام کیا جاتا ہے، جو مسلمان قبرستان میں دفن ہیں ہمیں حکم ہے کہ جب وہاں جائیں تو کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ! تو وہاں مردوں کو سلام کیا؟ ہم کہیں گے کہ جو مردہ ہے وہ تو بدن ہے، اور تم جس کو سلام کر رہے ہو وہ روح ہے اور روح زندہ ہے، مردے کو کہاں سلام کیا؟ اچھا، کس حیثیت سے وہ مردہ ہے کہ بدن مردہ ہے گو کہ روح زندہ ہے تو وہاں جاؤ گے تب نا سلام کرو گے، اور ہم مسلمان چاہے مدینہ شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر جائیں چاہے نہ جائیں ہم جہاں رہتے ہیں وہیں سے سلام عرض کرتے ہیں، اور حدیث کا حکم یہی ہے، جب نماز پڑھو تو خاص طور سے اپنے نبی کو ضرور سلام کرو، تو یہ سلام اسی کو کیا جائے گا، جو زندہ ہو، اچھا صاحب! آپ سب لوگ زندہ ہیں اور ہم یہاں سے مان لیجئے ایک فرلانگ دوری پر چلے جائیں اور وہاں کہیں: بھائیو! السلام علیکم، تو یہ صحیح ہوگا؟ کیوں نہیں صحیح ہوگا؟ جب آپ لوگ سنتے ہی نہیں ہیں اور جب آپ لوگ جواب ہی نہیں دیں گے اور جب ہم آپ لوگوں کو دیکھے ہی نہیں تو سلام کیسے کریں گے؟ آدمی سلام اس کو کرتا ہے جس کو دیکھے، کم از کم اتنا جانے کہ ہم جس کو سلام کر رہے ہیں، وہ ہم کو دیکھ رہا ہے، یا ہمارے سلام کو سن رہا ہے، وہ زندہ ہے، تو نماز میں ''**السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته**'' پڑھنے کا حکم دے کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات

کا ذہن دے دیا ہے کہ اے میرے امتیو! تم مجھ کو سلام کرتے رہنا، یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے دور ہوں، اس طرح اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں اور ہم سے قریب ہیں اور ہمارے سلام کو سنتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ ، تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

قرآن پاک کا حکم ہے کہ نماز میں کعبہ شریف کی طرف رُخ کرنا فرض ہے، تو یہ نماز میں کعبہ شریف کی تعظیم ہوتی ہے کہ نہیں؟ ضرور تعظیم ہوتی ہے تو نماز بھی ہو رہی ہے اور نماز میں غیر اللہ کی تعظیم بھی ہو رہی ہے، اس کے لیے ثبوت دینے کی ضرورت نہیں، سورۂ بقرہ پڑھ لیں، اس میں پوری آیت موجود ہے، اگر نماز میں غیر اللہ کی تعظیم شرک ہو تو ساری دنیا کے مسلمان مشرک ہوں گے اور وہابیہ اپنے سوا سارے مسلمانوں کو مشرک سمجھتے بھی ہیں؟ اچھا! بھائی! اگر شرک ہے تمہارے مذہب میں، تو ایسا کرو کہ ہم لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، تم کسی اور طرف منہ کر کے نماز پڑھو، یہی تو ہونا چاہئے نا، ہم لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، تم لوگ پورب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، دکھن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، اتر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، ہمارے قبلہ کو چھوڑ دو، کیوں وہ کام کرتے ہو جس سے نماز میں غیر اللہ کی تعظیم ہو؟ جو تمھارے مذہب میں شرکت ہے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حجرے سے نکلے تو دیکھا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کھڑے ہو گئے نماز کے لیے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: لَاتَقُوْمُوا حَتّٰی تَرَوْنِی، مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے، کہ جب تک تم لوگ مجھ کو دیکھ نہ لو کہ میں باہر آرہا ہوں نماز کے لیے تب تک تم لوگ کھڑے نہ ہونا، یہ لوگ کہتے ہیں، نہیں، پہلے ہی سے کھڑے رہو؟ جانتے ہیں اس میں حکمت کیا ہے، میں آج اس حکمت کو مختصراً سمجھا دوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں فرمایا تھا: لَاتَقُوْمُوا حَتّٰی تَرَوْنِی، نماز کے لیے



کھڑے نہ ہونا جب تک کہ مجھے دیکھ نہ لینا کہ میں جماعت قائم کرنے کے لیے باہر آرہا ہوں، اس لیے کہ اس میں ایک حکمت ہے، ایک راز ہے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس راز کی طرف اشارہ کر دیا ہے، سمجھنے والے سمجھتے ہیں، کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر آئیں گے مسجد میں اور سرکار کو لوگ دیکھ کر کھڑے ہوں گے تو کھڑے ہوں گے نماز کے لیے اور تعظیم ہوگی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ وہابیوں کو، دیوبندیوں کو حضور کی تعظیم ایک پل گوارا ہی نہیں ہے اس لیے کہتے ہیں کہ ہم شروع ہی سے کھڑے رہیں گے، مگر اے سنی مسلمانو! آپ کو کیا کرنا ہے، آپ کو وہی کرنا ہے جو ہمارے مبلغین بتاتے رہے ہیں، جو آپ کے امام امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے بتایا، جو ہمارے فقہانے بتایا کہ پہلے بیٹھے ہیں، جب وقت آئے کھڑے ہونے کا، تب کھڑے ہوں، یہ وہی وقت ہے جس وقت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ان کے جتنے عقیدے ہیں کسی بھی عقیدے کا ثبوت نہ قرآن پاک سے ہے، نہ حدیثِ رسول اللہ سے ہے اور نہ ہی اُمت سے، نہ وہ حضور کا مذہب ہے، نہ صحابہ کا مذہب ہے، اور الحمد للہ ہمارے جتنے عقیدے ہیں یہ سارے وہی عقیدے ہیں جو صحابہ سے ثابت ہیں اور رسول اللہ سے ثابت ہیں تو ما انا علیہ و اصحابی یعنی اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ ہم۔ تہتر میں ایک کون؟ ہم۔ اور باقی بہتر میں کون؟ وہ، وہابی، دیوبندی، اور وہابی، دیوبندی سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقیدے کے لحاظ سے وہابی اور دیوبندی ہیں، باقی جو بھولے بھالے عوام بھٹک کر ان کی طرف چلے گئے ہم ان کو اس اجلاس سے احادیث نبویہ کے حوالے سے دعوت دے رہے ہیں کہ آپ اگر حق کو آؤ، سمجھ گئے ہو تو آج ہی توبہ کر کے اہل سنت و جماعت میں شامل ہو جاؤ اور کچھ بھی شبہہ ہو تو ہمارے مبلغین ہیں، ہم ہیں، تم کو سمجھائیں گے، اللہ تعالیٰ ہم کو، آپ کو سب کو توفیق خیر دے، ہم اہل حق تہتر میں سے ایک ہیں، ہم اہل سنت و جماعت ہیں، وہابی دیوبندی، قادیانی، چکڑالوی وغیرہ یہ سب لوگ ان بہتر فرقوں میں ہیں، جن کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہنمی کہا ہے، جنتی فرقہ صرف ایک،

ماانا علیہ و اصحابی یعنی ہم اہل سنت و جماعت۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(۲۰ ررمضان المبارک، ۳۱ راگست ۲۰۰۹ء بروز منگل)

### نعت مقدس

نبی کے قدموں کی دھول پا کر، میں اپنا رتبہ بڑھا رہا ہوں
یقیں ہے آئیں گے میرے آقا، یہ بزم سرور سجا رہا ہوں

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ، چمک رہا ہے دلوں کا کعبہ
ہے آسماں کے قمر کی بولی میں اپنا چہرہ چھپا رہا ہوں

ہے عرشِ اعظم سے بھی مقدس، وہ قبر انور کی پاک مٹی
کہ جس کے رتبے کو عاشقوں میں زبان و دل سے بتا رہا ہوں

دلوں کی دھڑکن ہے پاک تربت، یہ کہہ رہی ہے حرم کی عظمت
میں اس کی یادوں میں اپنے دل کو حریمِ جنت بنا رہا ہوں

بدل رہا ہے یقیں میرا ، نبی کے عشق و ولا میں جا کر
یہ نعت گوئی کا سلسلہ تو اسی لیے میں بڑھا رہا ہوں

لکھوں گا نعتیں، پڑھوں گا نعتیں، ملیں گی ہر روز چاند راتیں
اسی لیے تو سفر میں بھی میں قلم، زبان سب چلا رہا ہوں

ملی ہیں احسنؔ دعائیں ماں کی، اتر رہی ہے جو یہ تجلی
حضورِ رب اپنی مغفرت کی میں ایک عرضی لگا رہا ہوں



### نعت شریف

نظر میں بس گیا جلوہ نبی کے روئے انور کا
بروزِ حشر پائیں گے پیالہ جامِ کوثر کا

جناں کی خوشبوئیں ہم کو اسی چوکھٹ پہ ملتی ہیں
یقیناً ہے عجب نقشہ مرے سرکار کے در کا

مکیں ہیں لامکاں کے وہ بتائے خود کوئی منصف
فزوں تر ہو بھلا کیسے؟ نہیں کوئی برابر کا

تعالیٰ اللہ! ان کے روئے انور کی ہے تابانی
جبھی تو خوش ہے چہرہ آسماں پر ماہ و اختر کا

بسی ہیں بالیقیں رعنائیاں جنت کے باغوں میں
شبِ اسرا جو دیکھا نور ہے محبوبِ داور کا

خدا نے نور سے اپنے انھیں پیدا کیا نوری
جہاں تو کل کا کل صدقہ ہے اس نورانی پیکر کا

خدا کی راہ میں قربانیاں مقبول ہو جائیں
دلوں میں موجزن جذبہ رہے شبیر و شبر کا

نبی کے عشق پر ایماں کی بنیاد قائم ہے
یہی ایمان ہے احسنؔ سنو صدیقِ اکبر کا